4.3 بیمے کی کارکردگی اور خطرے کا تجزیہ

عالمی سطح پر حیاتی بیمہ اور غیر حیاتی بیمہ شعبوں میں نمو کا سبب ابھرتی معیشتوں میں تحرک پیدا ہونا تھا۔ پاکستان میں بیمہ صنعت کی اساسِ سرمایہ میں 12.09 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجوہ معاشی سرگرمیوں میں اضافہ، ساختی رکاوٹیں دور ہونا، بھرپور مارکیٹنگ اور فروخت (بشمول بینکاشورنس)، تکافل مصنوعات کی قبولیت بڑھنا، ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافہ، وغیرہ ہیں۔ ان عوامل کے ساتھ بیمے کی پست نفوذ کا تناسب مستقبل میں نمو کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

عالمی سطح پر بیمے کی نمو میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کا کردار ہے ---

2017ء میں عالمی سطح پر حیاتی اور غیر حیاتی بیموں کی اقساط میں 3 فیصد کی نمو ہوئی۔ ابھرتی ہوئی معیشتیں بالخصوص ایشیا کی ابھرتی ہوئی منڈی بیمہ کاروں کے لیے مسلسل نمو کے مواقع پیدا کرتی رہیں۔

غیر حیاتی بیمہ شعبے میں، ترقی یافتہ ممالک (بالخصوص امریکہ اور میکسیکو) میں بڑی قدرتی آفات کی وجہ سے جائیداد اور حادثاتی بیمہ شعبہ جات سے سرمائے کا انخلا ہوا۔ ان متاثرہ زمروں / خطوں میں قیمتیں بڑھ گئیں جہاں نفع آوری پر پہلے ہی دباؤ تھا (جیسے موٹر کا زمرہ)۔ 2017ء میں ابھرتی ہوئی معیشتوں میں غیر حیاتی بیموں کی قسط میں 6 فیصد نمو ہوئی۔

ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بچتی مصنوعات کی زبردست کارکردگی کے باعث عالمی سطح پر حیاتی بیمے کی اقساط میں اضافہ ہوا۔ تاہم پست شرح سود کے ماحول کی وجہ سے نفع آوری میں دشواریوں کا سامنا رہا، جس سے سرمایہ کاری کے منافع پر دباؤ پڑ رہا ہے۔ 2017ء میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کے بیمے کی اقساط میں 17 فیصد نمو دیکھی گئی۔[215]

2017ء میں پاکستان میں بیمہ کاری کے شعبے میں وسعت آئی

بیمہ کاری مالی صنعت کا دوسرا بڑا شعبہ ہے، جس کے اثاثے مالی شعبے کے کُل اثاثوں کا 5.3 فیصد ہیں۔ 2017ء کے دوران اس کی اساسِ سرمایہ میں 12.09 فیصد اور مجموعی پریمیم میں 12.18 فیصد کی نمو ہوئی[216]۔ **(جدول 4.3.1)**

جدول 4.3.1

بیمہ کاری کی صنعت کا عمومی جائزہ (دسمبر 2017ء تک*)

	حیاتی	فیملی تکافل	غیر حیاتی	عمومی تکافل	کل
	(ملین روپے)				
اثاثے	1,007,123.6	22,640.2	179,611.9	2,403.2	1,211,778.8
سرمایہ کاری	787,923.8	13,233.7	89,013.3	534.8	890,705.6
حصص یافتگان کی ایکویٹی	15,365.6	1,526.3	85,955.8	914.9	103,762.6
نفع آوری	8,547.9	181.7	11,836.8	(185.7)	20,380.6
مجموعی پریمیم	185,298.0	9,576.3	74,340.5	1,472.4	270,687.3
خالص پریمیم	183,130.8	1,632.5	41,651.6	529.5	226,944.4
خالص دعوے	76,745.1	1,090.1	21,146.1	575.0	99,556.3
	(فیصد)				
دعووں کا تناسب	41.91	66.77	50.77	108.59	43.9

* تخمینہ شدہ اعداد و شمار

ماخذ: بیمہ / تکافل کمپنیوں کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

بڑھتی ہوئی معاشی سرگرمیاں، ساختی رکاوٹیں دور ہونا (جیسے ونڈو تکافل کاروبار کے لین دین کے لیے روایتی بیمہ کاری کی اجازت دینا، یکسانیت کے حصول کی غرض سے متعلقہ ضوابط کا اجرا، وغیرہ)، قدرے کم مہنگائی اور ٹیکنالوجی سے آراستہ ترسیلی ذرائع، و دیگر عوامل نے بیمہ کاری صنعت کے اثاثوں اور اقساط کو جلا بخشنے میں سہولت فراہم کی۔

اگرچہ بیمہ کاری صنعت کی نفع آوری معقول ہے مگر دھیمی سرمایہ کاری آمدن – جو پست شرح سود کا نتیجہ ہے – اور چند غیر حیاتی بیمہ کار اداروں کی تشکیلِ نو کے باعث اس میں کمی آگئی۔ مناسب سرمائے (ایکویٹی) کی حامل ہونے کے باعث یہ صنعت نئی پالیسیاں مرتب کرسکتی ہے۔

[215] سوئس ری گلوبل نامی نوبیمہ کار ادارے کا 2017ء کا جائزہ اور 2018 / 19ء کے امکانات۔

[216] یہ تجزیہ حیاتی بیمے سے منسلک پانچ اور غیر حیاتی بیمہ کار 28 اداروں کے اعداد و شمار پر مبنی ہے، جن کا حیاتی اور غیر حیاتی بیمے کے کاروبار میں بالترتیب 97 فیصد اور 78 فیصد حصہ ہے۔ اس تجزیے میں 31 دسمبر 2017ء تک کے اعداد و شمار کا احاطہ کیا گیا ہے۔ 31 دسمبر 2017ء کے لیے اعداد و شمار کا تخمینہ لگایا گیا، جہاں ضروری تھا۔ بیمہ کار اداروں کے لیے مالی تکمیل متعلقہ برس کے دسمبر میں ہوتی ہے۔ نمو کے تمام تناسبات سال بسال بنیاد پر ہوتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ تکافل شعبے کی اساسِ سرمایہ 15.09 فیصد کے اضافے سے 25 ارب روپے ہوگئی[217]۔ عمومی تکافل کی مجموعی اقساط میں کمی ہونے کے باوجود کلّی طور پر اس شعبے کی مجموعی اقساط 7.61 فیصد کے اضافے سے 11 ارب روپے تک جا پہنچیں۔

بیمہ کاری صنعت میں مجموعی بہتری کے باعث پاکستان میں بیمے کے نفوذ کا تناسب 2016ء کے 0.79 فیصد سے تھوڑا سا بڑھ کر 2017ء میں 0.82 فیصد ہو گیا[218]۔

حیاتی بیمے کے شعبے نے اپنی نمو کی رفتار جاری رکھی

اس صنعت کے کُل اثاثوں میں حیاتی بیمے کا حصہ 83.11 فیصد اور مجموعی پریمیم میں 68.45 فیصد حصہ ہے۔ 2017ء میں اس کے اثاثے 13.43 فیصد اضافے سے 1007.1 ارب روپے تک جا پہنچے (**جدول 4.3.2**)۔

اس شعبے کے کُل اثاثوں میں سرمایہ کاری کا حصہ 78.24 فیصد ہے، جبکہ زیادہ تر سرمایہ کاری حکومتی تمسکات میں کی گئی ہے۔ 2017ء میں اس شعبے نے حکومتی تمسکات میں اپنی سرمایہ کاری کو مزید 15.44 فیصد بڑھا کر 679.8 ارب روپے (787.9 ارب روپے کی کُل سرمایہ کاری) تک پہنچا دیا۔

حیاتی بیمے کے شعبے میں نمو کا مشاہدہ مجموعی پریمیم سے کیا جا سکتا ہے، جس سے جزوی طور پر بینکاشورنس کے استعمال میں اضافے، ونڈو تکافل کارروائیوں کے ذمہ نویس کردہ کاروبار میں اضافہ، حکومت کا صحت کے بیمے کے پروگرام کے تحت نئے کاروبار وغیرہ سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

اگرچہ آئندہ برسوں کی اقساط کی تجدید نو میں اب بھی مجموعی پریمیم کا سب سے بڑا حصہ ہے، تاہم اس کا حصہ 49.11 فیصد سے تھوڑا سا کم ہوا ہے۔ سال کے اختتام 31 دسمبر 2017ء تک مجموعی پریمیمز میں گروپ پریمیمز کا حصہ 8.55 فیصد سے تھوڑا سا بڑھ کر 9.82 فیصد ہو گیا (**شکل 4.3.1**)۔

پریمیمز میں اضافے کے باوجود مالی دعوے اور اخراجات منہا کرکے ہونے والی آمدن 18.54 فیصد کم ہو کر 31 دسمبر 2017ء کے اختتام تک 117.2 ارب روپے رہ گئی، جس کی بنیادی وجہ خالص سرمایہ کارانہ آمدنی میں کمی ہے (شکل 4.3.2)۔

مالی اصابت کے حوالے سے، سرمایہ تا اثاثہ تناسب 2013ء سے کم ہو رہا ہے اور یہ تخفیف 2017ء میں بدستور جاری رہی۔ اس کی وجہ ان برسوں میں اثاثوں میں قدرے بلند اضافہ ہونا ہے (**جدول 4.3.2**)۔

مالی دعووں کے تناسب میں 2016ء تک مسلسل اضافے کے بعد 2017ء میں کمی آئی، جس کی وجہ مالی دعووں کی بہ نسبت پریمیم کی شرح میں قدرے زیادہ اضافہ ہے۔ مزید برآں، مشترکہ تناسب میں بھی تھوڑی سی کمی واقع ہوئی اور یہ 100 فیصد (31 دسمبر 2017ء کے اختتام پر 69.28 فیصد) سے خاصا نیچے رہا، جس سے مراد ہے کہ حیاتی بیمے کے شعبے کی ذمہ نویسی منافع اب بھی معقول ہے۔

جدول 4.3.2

حیاتی بیمے کا خاکہ

	دسمبر13ء	دسمبر14ء	دسمبر15ء	دسمبر16ء	دسمبر17ء*
	(ارب روپے)				
مجموعی پریمیم	101.7	119.4	145.1	160.4	185.3
خالص پریمیم	100.0	117.6	143.3	158.1	183.1
خالص سرمایہ کاری آمدن	60.6	68.2	75.5	97.0	61.0
خالص دعوے	35.2	43.8	54.6	68.4	76.7
اخراجات	34.9	35.4	40.3	43.4	50.1
نفع آوری	4.1	4.9	6.4	7.9	8.5
اثاثے	516.9	626.0	746.5	887.9	1,007.1
	(فیصد)				
سرمایہ تا اثاثے	1.72	1.74	1.69	1.61	1.53
دعوؤں کا تناسب	35.26	37.26	38.10	43.27	41.91
مشترکہ تناسب	70.14	67.40	66.21	70.71	69.28
اثاثوں پر منافع	0.79	0.78	0.85	0.89	0.85

ماخذ: بیمہ / تکافل کمپنیوں کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

* تخمینہ شدہ اعداد و شمار

[217] یہ بات مدنظر رکھی جائے کہ بیمہ کاری کے روایتی ادارے جنہوں نے ونڈو تکافل آپریشنز انجام دینے کی غرض سے اجازت لی ہوئی ہے وہ اپنے مالی گوشواروں میں ونڈو تکافل آپریشنز کو علیحدہ زمرے کے طور پر درج کرتے ہیں۔ بیمہ کاری کے روایتی اداروں کے اعداد و شمار میں ونڈو تکافل آپریشنز کے اعداد و شمار شامل ہوتے ہیں۔ یہ بات مدنظر رکھی جائے کہ ونڈو تکافل آپریشنز نے عمومی تکافل کے زمرے اثرانداز ہونا شروع کر دیا ہے۔ 31 دسمبر 2016ء کے 4 ارب روپے کے مقابلے میں ونڈو تکافل آپریشنز کے اثاثوں کا حجم بڑھ کر 31 دسمبر 2017ء تک 6.3 ارب روپے ہو گیا۔

[218] ایس ای سی پی کی سالانہ رپورٹ برائے 2017ء کے مطابق 2015ء میں بیمے کا نفوذ 0.84 فیصد تھا جو 2016ء میں بڑھ کر 0.91 ہو گیا۔ اس فرق کی وجہ بیمہ کاری کمپنیوں کی جانب سے اضافی تحفظ دینا تھا۔

شکل 4.3.1:

حیاتی بیمے کے پریمیم میں متواتر نموہوئی

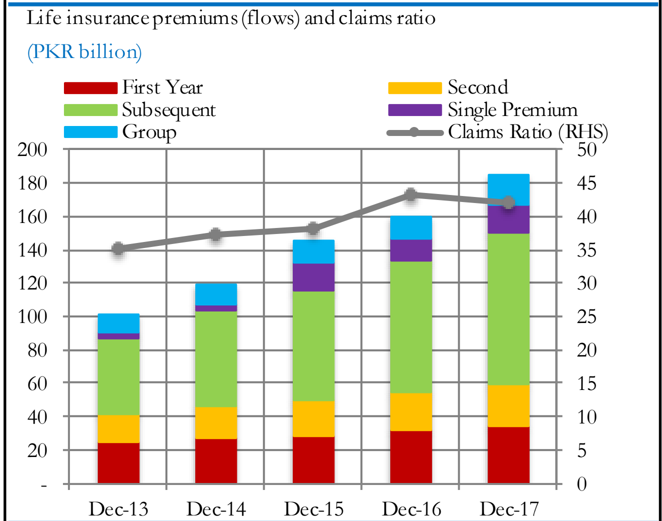

Source: Unaudited/Audited published financial statements of life insurance companies.

شکل 4.3.2:

خالص سرمایہ کاری آمدنی پست رہنے سے آمدنی کم ہوئی

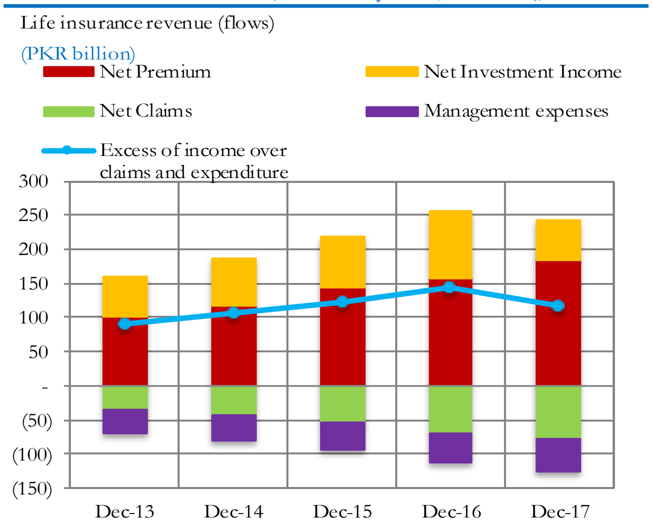

Source: Unaudited/Audited published financial statements of life insurance companies.

تاہم، خالص دعویٰ جات میں تھوڑا سا زیادہ اضافہ ہوا ہے، ان کا حجم 31 دسمبر 2017ء تک 13.38 فیصد کے اضافے (سال بسال) سے 21.1 ارب روپے ہو گیا۔ خالص پریمیمز اور خالص دعویٰ جات میں تقریباً مساوی اضافے سے ذمہ نویسی منافع پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔

2017ء میں مشترکہ تناسب بڑھنے کے باوجود غیرحیاتی بیمہ شعبے کے اظہاریے قدرے مستحکم ہیں---

31 دسمبر 2017ء کو اختتام پذیر ہونے والے سال میں غیر حیاتی بیمہ شعبے کے اثاثے 4.75 فیصد بڑھ کر 179.6 ارب روپے ہو گئے۔ اسی طرح اس عرصے میں اس شعبے کی سرمایہ کاری 4.64 فیصد اضافے سے 89 ارب روپے ہو گئی۔ مجموعی طور پر اس شعبے کی رواں مالیات (سرمایہ کارانہ سرگرمیوں کے لیے دستیاب زر) مثبت رہی، جو عمومی طور پر حالیہ برسوں میں بڑھی ہے، اور اسے صنعت کے لیے اچھا شگون قرار دیا جاتا ہے (**شکل 4.3.3**)۔

2017ء میں خالص پریمیم 13.11 فیصد کے (سال بسال) اضافے سے 41.7 ارب روپے ہو گئے۔ موٹر کا زمرہ اب بھی غیر حیاتی بیمے کے جزدان کا سب سے بڑا حصہ (خالص پریمیم کے تقریباً 43.9 فیصد پر مشتمل) ہے، باوجود اس کے کہ 31 دسمبر 2017ء تک خالص پریمیمز کے مجموعی حصے میں کمی واقع ہوئی۔ شعبۂ صحت[219] اسی عرصے کے دوران 27.46 فیصد اضافے سے 7.1 ارب روپے ہو گیا، جس سے خالص پریمیمز میں اس کا حصہ بڑھ کر 17.1 فیصد تک جا پہنچا (**شکل 4.3.4**)۔

شکل 4.3.3:

غیر حیاتی بیمہ کے اثاثوں میں متواتر نموہوئی

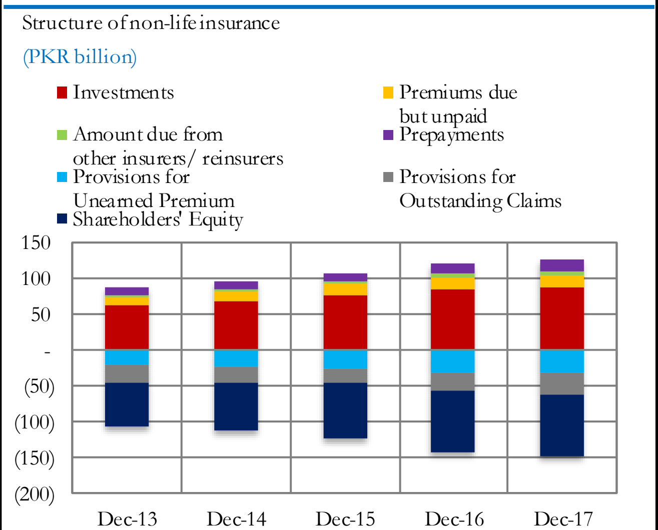

Source: Unaudited/Audited published financial statements of non-life insurance companies.

219 صحت کے زمرے کے اعداد و شمار کا تخمینہ کم لگایا گیا ہے کیونکہ چند بیمہ کار ادارے انہیں متفرق پریمیم کے زمرے میں درج کرتے ہیں۔

31 دسمبر 2017ء کو سال کے اختتام پر اس شعبے کا قبل از ٹیکس نفع 26.61 فیصد کمی سے 11.8 ارب روپے رہ گیا، جس کی بنیادی وجہ سرمایہ کارانہ آمدنی کا 2016ء میں 11 ارب روپے سے کم ہو کر 2017ء میں 5.7 ارب روپے (47.92 فیصد کی تخفیف) رہ جانا ہے۔

شکل 4.3.4:

گذشتہ دو سال میں دعووں کا تناسب بڑھا ہے

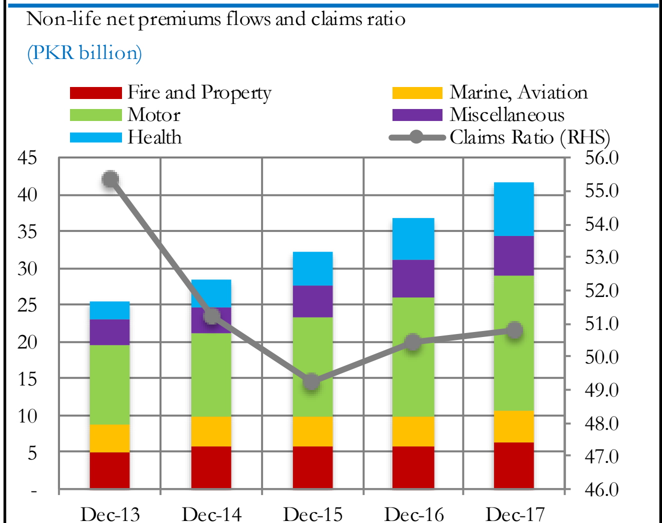

Source: Unaudited/Audited published financial statements of non-life insurance companies.

غیر حیاتی بیمے کا شعبہ اپنے اظہاریوں میں تھوڑی سی تنزلی کے باوجود اب بھی مستحکم ہے۔ سرمایہ کاری پر منافع میں کمی کو طویل مدتی کم شرحِ سود کے ماحول اور سرمایہ منڈی میں درستی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ سرمایہ تا اثاثہ تناسب میں اتار چڑھاؤ کے باوجود گذشتہ برس کی بہ نسبت اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ مشترکہ تناسب میں اضافے کے باوجود اس شعبے میں اب بھی اتنی گنجائش موجود ہے کہ غیر حیاتی بیمہ کاروں کو ذمہ نویسی منافع ملے (**جدول 4.3.3**)۔

تکافل کے زمرے[220] میں خاطر خواہ نمو ہوئی---

فیملی تکافل کے زمرے کی اساسِ سرمایہ 31 دسمبر 2017ء تک 16.47 فیصد اضافے (سال بسال) سے 22.6 ارب روپے ہو گئی۔

فیملی تکافل کا مجموعی پریمیم 10.42 فیصد کے اضافے سے 9.6 ارب روپے ہو گیا۔ اس زمرے کے صارفین کی تعداد کامیابی کے ساتھ برقرار رہی جیسا کہ آئندہ برس کی تجدید نو میں اضافہ ہوا، 31 دسمبر 2016ء کے مقابلے میں 31 دسمبر 2017ء سال کے اختتام پر اس کا مجموعی حصہ 37.42 فیصد سے بڑھ کر 41.5 فیصد ہو گیا (**شکل 4.3.5**)۔

سال کے اختتام 31 دسمبر 2017ء تک فیملی تکافل کا منافع بھی 7.6 فیصد سے بڑھ کر 181.7 ملین روپے ہو گیا۔

عمومی تکافل کے زمرے کی اساس سرمایہ میں 3.48 فیصد اضافہ ہونے کے باوجود (31 دسمبر 2017ء تک اس کا حجم 2.4 ارب روپے ہو گیا)، 31 دسمبر 2017ء سال کے اختتام پر عمومی تکافل زمرے[221] میں 176 ملین روپے قبل از ٹیکس خسارہ ہوا۔ اس کا جزوی سبب ذمہ نویس تکافل کمپنیوں کے کاروبار میں کمی ہے، جسے ونڈو تکافل آپریٹرز کی بڑھتی ہوئی مسابقت سے منسوب کیا جاسکتا ہے، اس امر کی عکاسی وکالہ فیس میں کمی سے ہوتی ہے (**شکل 4.3.6**)۔

31 دسمبر 2017ء سال کے اختتام پر اس زمرے کی دیگر آمدنی میں بھی 181.8 ملین روپے کا خاصا بڑا خسارہ ہوا، جو مجموعی خسارے میں اضافے کا بھی باعث بنا۔

شکل 4.3.5:

اگلے برسوں میں تجدید نمایاں طور پر بڑھی ہے

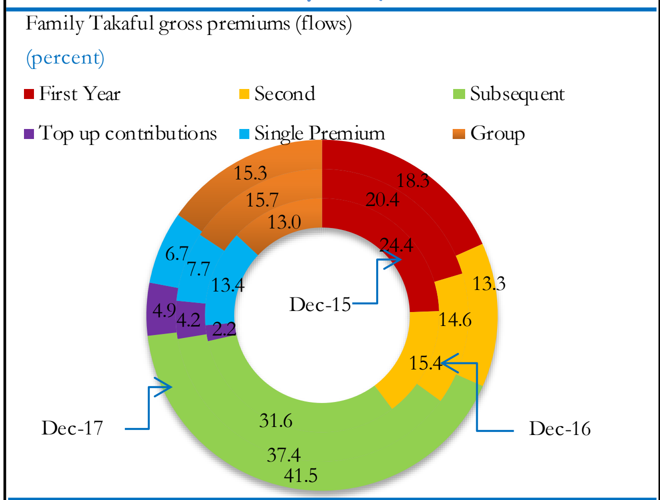

Source: Unaudited/ audited published financial statements of family takaful companies.

220 کلی طور پر تکافل کمپنیوں کے اعداد و شمار۔

221 2016ء اور 2017ء کے اعداد و شمار کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

سابقہ مطبوعات میں درج زیادہ تر خطرات اب بھی بڑی نوعیت کے ہیں---

بیمہ کاری کی صنعت اب بھی ارتکاز کے خطرے سے دوچار ہے کیونکہ اس صنعت پر سرکاری شعبے کے ایک بڑے بیمہ کار ادارے کا غلبہ ہے۔ اگرچہ حیاتی بیمہ کار سرکاری اداروں میں ارتکاز کے خطرے کا احاطہ کیا جاسکتا ہے (بیمہ کاری کی صنعت میں اس کا حصہ 60 فیصد بنتا ہے)، مگر غیر حیاتی بیمہ کار سرکاری اداروں کی حالیہ مالی صحت کے بارے میں کچھ بھی وثوق سے نہیں کہا جاسکتا کیونکہ گذشتہ چند برسوں سے ان کی مالی معلومات عوام کے لیے دستیاب نہیں ہیں۔

جدول 4.3.3

غیر حیاتی بیمے کی اصابت

	دسمبر13ء	دسمبر14ء	دسمبر15ء	دسمبر16ء	دسمبر17ء*
	فیصد				
سرمایہ تا اثاثے	12.63	13.33	12.98	12.48	12.91
دعووں کا تناسب	55.34	51.22	49.24	50.45	50.77
مشترکہ تناسب	88.48	83.61	80.57	82.08	85.30
پریمیم برقرار رہنا	50.72	50.40	51.79	55.07	56.03
سرمایہ کاری پر منافع	5.76	6.36	5.77	8.43	6.57
اثاثوں پر منافع	3.28	4.21	5.58	4.46	4.65

ماخذ: بیمہ / تکافل کمپنیوں کے آڈٹ اور غیر آڈٹ شدہ مطبوعہ مالی گوشوارے

* تخمینہ شدہ اعداد و شمار

حیاتی اور غیر حیاتی شعبے میں بڑے بیمہ کار سرکاری اداروں کے ساتھ ان دونوں شعبوں میں نظامیاتی اعتبار سے اہم نجی شعبے کے چند بیمہ کار ادارے ہیں، جو صنعت سے وابستہ نظامیاتی خطرے میں اپنا کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اس خطرے کو کم کرنے کے لیے نظامیاتی اعتبار سے اہم ان بیمہ کار اداروں کو زیادہ نگرانی اور ضابطہ کاری کا تابع بنایا جاسکتا ہے۔

اس صنعت میں صرف ایک ملکی نوبیمہ کار ادارہ (جو عمومی بیمہ کاری شعبے کی ضروریات پوری کرتا ہے) ہے، جو نوبیمہ کاری کے خطرے کو بڑھا سکتا ہے۔ بیمہ کار ادارے بہت سے بین الاقوامی نوبیمہ کار اداروں کی خدمات سے استفادہ کرکے اس خطرے کو کم کرتے ہیں۔

ٹیکنالوجی کا بڑھتا ہوا استعمال صنعت کے لیے زائد سائبر خطرات کا موجب بنے گا، آئی ٹی مصنوعات کے کاروباری صارفین اور خدمات دونوں کے طور پر، اور غیر متوقع (امکانی)

شکل 4.3.6:

یہ زمرہ گذشتہ پانچ سال سے نقصانات ظاہر کررہا ہے

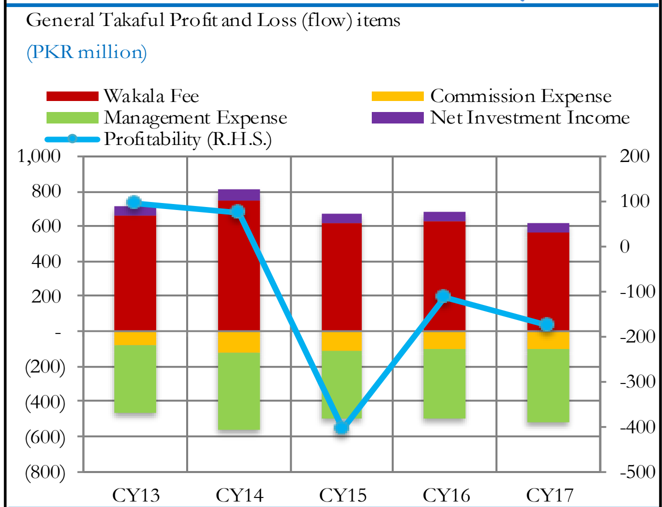

Source: Unaudited/Audited published financial statements of general takaful companies.

نقصان کے خطرے کے خلاف مالی تحفظ فراہم کنندگان کے طور پر۔ اس صنعت کو ڈیٹا سے محرومی، ڈیٹا سیکورٹی، ناقص ٹیکنالوجی کے خطرات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ ان خطرات کو کم کرنے کے لیے، کچھ بیمہ کار ادارے بہتر فیصلہ سازی، کام کاج کی دشواریاں دور کرنے، انضباط بڑھانے وغیرہ کی غرض سے اندرون خانہ آئی ٹی نظام تشکیل دے رہیں۔ چند دیگر آپریشنل خطرات انسانی وسائل، ضابطہ کاری کی مشکلات وغیرہ کے باعث سامنے آتے ہیں۔

صنعت کا سرمایہ کاری پر انحصار (بالخصوص سرکاری آلات میں) کرنا اسے منڈی کے خطرے سے دوچار کرسکتا ہے کیونکہ شرح سود اور ایکویٹی کی قیمتوں میں منفی حرکت اس کی سرمایہ کارانہ آمدنی کو متاثر کرسکتی ہے۔

2018ء میں عالمی بیمہ کاری صنعت کی نمو برقرار رہنے کا امکان ہے---

2018ء اور 2019ء میں عالمی سطح پر غیر حیاتی پریمیمز کی نمو تقریباً 3 فیصد پر برقرار رہنے کی توقع ہے[222]، اس کے مستحکم تر ہونے کا انحصار قیمتوں میں اضافے پر ہے۔ توقع ہے کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں میں پریمیم نمو 2017ء کی 6 فیصد سے بڑھ کر 2019ء میں تقریباً 7 فیصد ہوجائے گی۔ اگر فرض کیا جائے کہ 2018ء میں ناگہانی آفات سے ہونے والا نقصان اوسط درجے کا ہوگا، تو پھر منافع بڑھنے کی توقع ہے۔

[222] سوئس ری گلوبل نامی نوبیمہ کار ادارے کا 2017ء کا جائزہ اور 2018/19ء کے امکانات۔

آئندہ دو برسوں میں عالمی سطح پر حیاتی پریمیمز چار فیصد بڑھنے کی توقع ہے جس کی وجہ ابھرتی ہوئی منڈیوں میں بچتی مصنوعات کی زبردست کارکردگی ہے۔ 2018ء میں ابھرتی ہوئی منڈیوں میں حیاتی پریمیم میں 12 فیصد نمو متوقع ہے۔ عالمی سطح پر پست شرح سود کے ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے سرمایہ کاری پر پست منافع کی روشنی میں نفع آوری میں دشواریوں کا سامنا ہو سکتا ہے۔

2018ء میں امکان ہے کہ پاکستان میں بیمہ کاری کی صنعت مستحکم نمو حاصل کرلے گی---

مشترکہ تناسب کی اطمینان بخش صورتِ حال اور سرمایہ کارانہ سرگرمیوں کے لیے دستیاب خالص رقم اور بیمے کے پست نفوذ کے پیشِ نظر توقع ہے کہ بیمہ کاری کی صنعت اپنی شرح نمو (اگر بڑھے نہ بھی تو) برقرار رکھے گی۔

پاک چین اقتصادی راہداری (سی پیک) منصوبوں کے لیے بیمے کی ضروریات کے باعث نمو کے تحرک میں اضافے کا امکان ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ تکافل شعبے میں نئے ونڈو تکافل آپریٹرز (ڈبلیو ٹی او) اور حال میں قائم کردہ ڈبلیو ٹی او کی فعالیت کے باعث یہ توقع ہے کہ پریمیم (تکافل کی قسط) اور اثاثوں کی نمو میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ 2018ء میں تکافل کے شعبے میں نفع آوری حال ہی میں بننے والے ڈبلیو ٹی اوز کی بہتات کے باعث بالخصوص بڑھ سکتی ہے۔